روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 26 نومبر 2004ء 13 شوال 1425 ہجری 26 نبوت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 266

نماز باجماعت کے شیدائی

حضرت اسود بن یزید نخعی کو جب ایک مسجد میں نماز باجماعت نہ ملتی تو وہ دوسری مسجد میں چلے جاتے اور وہاں نماز باجماعت ادا کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل صلٰوۃ الجماعت)

2
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ برطانیہ

بریڈ فورڈ میں بیت الحمد کا معائنہ، بیت المہدی اور بیت ناصر کا سنگ بنیاد

مرسلہ: مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن

بیت الحمد کا معائنہ

2/اکتوبر کو حضور انور مع قافلہ دوپہر 12 بجکر پینتالیس منٹ پر بریڈ فورڈ کی 'بیت الحمد' تشریف لائے۔ ریجنل مشنری مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب اور صدر جماعت مکرم عبدالباری ملک صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے موجودہ بیت الحمد کی عمارت کے تمام حصوں کا تفصیل سے معائنہ فرمایا۔ حضور انور کچھ وقت کے لئے مشنری فلیٹ میں تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور مع قافلہ بیت المہدی بریڈ فورڈ کے سنگ بنیاد کی تقریب کے لئے تشریف لے گئے۔

"بیت المہدی" (بریڈفورڈ) کا سنگ بنیاد

خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں یہ برطانیہ کی وہ پہلی بیت ہے جس کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اس مقصد کے لئے حضور انور ایک بجکر چالیس منٹ پر نئی بیت کی جگہ پر پہنچے جہاں بریڈفورڈ اور اردگرد کی جماعتوں کے احباب کی کثیر تعداد جمع تھی۔ بچوں نے مختلف نظموں اور ترانوں سے حضور کا استقبال کیا۔ ایک بچے نے پھول پیش کئے۔ بیت کے پلاٹ اور نقشے کے تفصیلی جائزہ اور معائنہ کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ نے کی۔ مکرم آدم واکر صاحب نے انگریزی میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ امیر صاحب کا خیال ہے کہ کچھ ہدایات دی جائیں۔ انشاء اللہ جب بیت بن جائے گی تو اس وقت جو آپ کو کہنا ہے کہوں گا۔ ابھی آپ نے جو تلاوت سنی ہے اور جو دعائیں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے کی تھیں کہ (خانہ کعبہ کو) امن کی جگہ بنا۔ تو آپ بھی امن کا پیغام پہنچانے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک گھر بنا رہے ہیں۔ پس آپ کو اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ آپس میں رنجشیں دور کرنی ہوں گی۔ محبت اور پیار سے رہنا ہوگا۔ خلوص اور دعا کے ساتھ جب آپ اس بیت کی بنیادیں اٹھائیں گے تو اس میں برکت بھی پڑے گی اور آپ نے اس کو مکمل کرنے کا جو اندازہ لگایا ہوا ہے اس سے بہت پہلے اللہ تعالیٰ اسے مکمل فرما دے گا جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کی وجہ سے ہوگا جو آپس میں ایک ہونے کی وجہ سے آپ پر ہوگا۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ جن دعاؤں کے ساتھ آپ اس بیت الذکر کی بنیادیں اور دیواریں اٹھا رہے ہیں ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کریں اور اس کی تعمیر کو مکمل کریں تب ہی اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا۔

اس بیت الذکر کے لئے جماعت نے دو ہزار ایک سو مربع میٹر (تقریباً پون ایکڑ) کا ایک قطعہ زمین 1999ء میں خریدا تھا۔ یہ قطعہ ایک بلند پہاڑی پر واقع ہے جہاں سے بریڈفورڈ کا سارا شہر بالعموم نظر آتا ہے۔ تین منزلوں پر مشتمل ہماری یہ بیت الذکر جب مکمل ہو جائے گی تو انشاء اللہ دور دور سے نظر آیا کرے گی۔ کونسل کی طرف سے جماعت کو بیت الذکر کی تعمیر کی اجازت 2001ء میں ملی۔ ظہر اور عصر کی نمازوں پر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نداء دینے کی اجازت بھی جماعت کو مل چکی ہے۔ اس پہلو سے انشاء اللہ ہماری آواز دور دور تک سنی جایا کرے گی۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سنگ بنیاد رکھنے کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ سب سے پہلے حضور انور نے اینٹ رکھی جو قادیان سے لائی گئی تھی۔ اس کے بعد باری باری حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ مکرم رفیق احمد صاحب حیات (امیر جماعت احمدیہ یوکے)، مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ)، مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (ریجنل مشنری)، منیر احمد جاوید خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح (نمائندہ مرکز) مکرم عبدالباری ملک صاحب۔ (صدر جماعت بریڈفورڈ)، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ یوکے)، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے)، مکرم مرزا فخر احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے)، مکرم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں (سابق امیر جماعت احمدیہ یوکے) اور واقف نو بچوں کی نمائندگی میں عزیزم سعد احمد قمر ابن آفتاب احمد صاحب (لیڈز) اور عزیزم مبارز امینی ابن رشید صادق امینی صاحب (بریڈفورڈ) کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر حضور انور ایدہ اللہ بیت الذکر کے قطعہ سے ملحقہ ایک عمارت اور اردگرد جگہ دیکھنے کے لئے پیدل تشریف لے گئے جو جماعت پارکنگ وغیرہ کی خاطر خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ دو بجکر دس منٹ پر واپس بیت الحمد تشریف لائے۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور کی موجودگی میں

(باقی صفحہ 2 پر)

عشرہ وقف جدید

26 نومبر تا 5 دسمبر 2004ء

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام کے پیش نظر وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے عشرہ وقف جدید منایا جارہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ

☆ عشرہ وقف جدید انشاء اللہ جمعۃ المبارک سے شروع ہوگا اس لئے 26 نومبر کا خطبہ جمعہ وقف جدید کے اغراض ومقاصد اور اہمیت پر دیئے جانے کی درخواست ہے۔

☆ خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت پر وقف جدید کی اہمیت واضح کریں۔

☆ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں۔

☆ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں کر سکے ان کو ادائیگی کی تحریک کریں۔

☆ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

☆ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگر پارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگر پارکر" ہے احباب اس مد میں حسب توفیق ضرور شامل ہوں۔

☆ احباب کو تحریک کریں کہ وہ اپنے بزرگان اور مرحومین کی طرف سے وقف جدید میں حسب استطاعت ادائیگی فرمائیں۔

☆ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

☆ احباب جماعت کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اور اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں کے ساتھ اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

(بقیہ صفحہ 1)

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت فضل لندن نے مکرم عطاء الہادی صاحب ابن مکرم عبدالباری ملک صاحب (صدر بریڈفورڈ جماعت) کے نکاح کا اعلان کیا اور دعا کرائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ سے بعض لوگوں نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ہارٹلے پول روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ لجنہ سے ملاقات کی خاطر چند منٹ کے لئے لجنہ ہال کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں موجود بچیوں کو پین اور چاکلیٹ مرحمت فرمائے۔ اور پھر بیت الذکر سے باہر آ کر اجتماعی دعا کروائی اور 5 بجکر 30 منٹ پر ہارٹلے پول کے لئے روانہ ہوئے۔ 7 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ہارٹلے پول میں مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم کے گھر ورود فرما ہوئے جہاں 00-8 بجے نماز مغرب وعشا کی ادائیگی کے ساتھ آج کے پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔

بیت المہدی کے سنگ بنیاد کی تقریب کا پریس میں تذکرہ

بریڈفورڈ کے اخبار ''ٹیلیگراف اینڈ آرگس'' نے 7 اکتوبر 2004ء کو بیت المہدی کے سنگ بنیاد کی تقریب کی جو باتصویر خبر دی اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:

''نئی (بیت) کی تعمیر کا آغاز'' کی سرخی دے کر اخبار نے لکھا: ''اس ہفتہ بریڈفورڈ میں ایک (بیت) کے سنگ بنیاد کی تقریب عمل میں آئی جس پر ڈیڑھ ملین پونڈ خرچ ہوگا۔ عالمگیر جماعت کے سربراہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے پہلی اینٹ رکھی (جن کی تصویر سامنے موجود ہے)۔ آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا اس (بیت) کا مقصد بریڈفورڈ کے لوگوں کو امن کا پیغام پہنچانا ہے۔ اس تقریب میں 800 افراد شریک ہوئے جن کا تعلق احمدیہ (۔) جماعت سے ہے اور یہ (بیت) تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہوگی جو اوٹلے روڈ سے نکلنے والی سڑک Rees Way پر واقع ہوگی۔ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ کے صدر نے کہا ہمیں امید ہے کہ یہ (بیت) 18 ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ (بیت) کا ڈیزائن ایک مقامی آرکیٹیکٹ کمپنی Dean Woodward &Co نے تیار کیا ہے۔ (بیت) کی عمارت یارکشائر سٹون سے بنائی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں امید ہے کہ اس (بیت) کا شمار ملک کی خوبصورت ترین (بیوت الذکر) میں ہوگا اور بریڈفورڈ شہر کی بلند و بالا عمارات میں ایک مثبت اضافہ ہوگا۔''

اخبار جنگ لندن نے بھی 9 اکتوبر کی اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر کے ساتھ اس (بیت) کے سنگ بنیاد کی خبر شائع کی۔

3 اکتوبر 2004ء

ہارٹلے پول کی ''بیت ناصر'' کا سنگ بنیاد

3 اکتوبر بروز اتوار صبح 10 بجے حضور انور مع قافلہ ہارٹلے پول کی بیت ناصر کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے قطعہ زمین پر تشریف لائے۔ مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر) اور مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (ریجنل مشنری) نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور پنڈال میں تشریف لے گئے جہاں سب احباب حضور کے منتظر تھے۔ بیت کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب کا آغاز مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب کی تلاوت قرآن سے ہوا جو کہ سورۃ بقرہ کی ان آیات کریمہ پر مشتمل تھی جن میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی ان دعاؤں کا ذکر ہے جو انہوں نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھیں۔ تلاوت کے بعد مکرم عابد وحید احمد خان ابن ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم (ہارٹلے پول) نے ان آیات کا انگریزی میں ترجمہ پیش کیا جس کے بعد حضور انور نے پہلے اردو میں اور پھر انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بیت جس کی بنیاد آج آپ رکھنے والے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور جیسا کہ آپ تلاوت میں سن چکے ہیں کہ جب اللہ نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ کو بنیاد اٹھانے کا حکم دیا تو اس کا مقصد یہ تھا کہ یہاں سے امن و محبت کی آواز ساری دنیا میں پھیلے اور دوسری چیز یہ ہے کہ بیوت الذکر بنانے والے لوگوں کا معیار یہ ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے والے ہوتے ہیں۔ جب اس سوچ کے ساتھ آپ اس بیت الذکر کی بنیاد رکھیں گے اور دعائیں مانگیں گے تو انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس میں بہت برکتیں ڈالے گا۔ اور یہ آپ کی بیت الذکر بے انتہا برکتوں کی وارث ہوگی اور اس علاقے میں انشاء اللہ تعالیٰ ایک نشان ہوگی۔ اس لئے آج جو لوگ یہاں رہ رہے ہیں ان کو میں کہتا ہوں کہ جب اس بیت الذکر کی بنیاد شروع کریں تو بنیاد رکھ کر پھر بیٹھ نہیں جانا بلکہ ساتھ ہی کام شروع کر دینا چاہئے اور اس وقت تک نہیں رکنا جب تک یہ بیت تکمیل تک نہیں پہنچ جاتی۔ آپ شروع کریں تو انشاء اللہ اس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا جیسا کہ آپ نے ابھی تلاوت قرآن کریم سنی ہے۔ خدا کے گھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور ساری دنیا کے تمام انسانوں تک امن اور محبت کا پیغام پہنچانے کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ لہذا آپ کی بیت کو بھی نہ صرف اس علاقے میں بلکہ سارے ملک اور ساری دنیا میں امن اور باہمی محبت کو پھیلانے کا ذریعہ ہونا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی خصوصیت جو بیوت الذکر تعمیر کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہوتے ہیں لہذا جب آپ قیام امن اور خدا کی فرمانبرداری کے جذبات کے ساتھ بیت بنائیں گے اور دعائیں بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں گی اور خدا تعالیٰ آپ کو آپ کی متوقع مدت سے پہلے بیت بنانے کی توفیق دے گا۔ لہذا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد تعمیر کا کام شروع ہو جانا چاہئے۔ نہ اپنی صلاحیتوں کو معمولی سمجھیں نہ اللہ تعالیٰ کے ان انعامات کو معمولی سمجھیں جو وہ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ پر کر رہا ہے۔

آخر میں حضور انور نے فرمایا: انشاء اللہ چھ سات ماہ بعد میں اس بیت الذکر کا افتتاح کے لئے آؤں گا۔

خطاب کے بعد حضور انور سنگ بنیاد کی جگہ پر تشریف لے گئے۔ پہلے بیت الذکر کے نقشہ کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد قادیان سے لائی گئی اینٹ کو بنیاد کی جگہ پر رکھا۔ حضور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اینٹ رکھی اور پھر باری باری مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت یوکے)، مکرم بلال ایٹکنسن صاحب (ریجنل امیر نارتھ ایسٹ ریجن)، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد (امام بیت فضل لندن)، مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (ریجنل مشنری)، منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری (نمائندہ مرکز)، مکرم سید ہاشم اکبر صاحب (صدر جماعت ہارٹلے پول) مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ یو۔ کے) مکرم مرزا فخر احمد صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔ کے)، ہارٹلے پول کی پہلی انگریز احمدی خاتون Miss Pam Elder، ہارٹلے پول کے انگریز احمدی Mahmood Threlkeld، مکرم عابد وحید احمد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب مرحوم اور وقف نو بچوں کی نمائندگی میں عزیزہ جمیرہ ہما عمر صاحبہ اور عزیزم سمیع اللہ صاحب کو اینٹیں رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آخر میں حضور انور نے اجتماعی دعا کرائی اور ہارٹلے پول جماعت کے دوستوں اور خواتین سے ملاقاتیں کرنے کے بعد 11 بجکر 45 منٹ پر Ilkley تشریف لے گئے۔

ہارٹلے پول کی بیت ناصر کے پلاٹ کا رقبہ ایک ایکڑ ہے۔ 1999ء میں اسے خریدا گیا اور 2003ء میں کونسل نے جماعت کو اس جگہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی اجازت دی۔ ہارٹلے پول جو کہ سمندر کے کنارے پر ایک بہت ہی خوبصورت اور پرامن شہر ہے، ہماری یہ بیت اس میں سب سے پہلی بیت ہوگی۔ انشاء اللہ

ILKLEY میں پکنک

3 اکتوبر بروز اتوار بعد دوپہر حضور انور نے ازراہ شفقت ومحبت برطانیہ میں خدمت کرنے والے تمام مربیان اور مرکزی دفاتر کے واقفین زندگی کارکنان کی فیملیوں کے ساتھ ایک پکنک کا انتظام فرمایا جو کہ بریڈفورڈ کے قریب ILKLEY کے بہت خوبصورت علاقے میں منائی گئی۔ سارے ملک سے مربیان اور ان کے اہل وعیال چار کوچوں اور متعدد کاروں کے ذریعہ پہلے سے ILKLEY پہنچے ہوئے تھے۔ حضور انور کی تشریف آوری پر پہلے دوپہر کا کھانا حضور نے اپنے خدام کے ساتھ تناول فرمایا اور پھر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ پھر مربیان سلسلہ اور ان کے بیٹوں کے درمیان اپنی ایمپائرنگ میں کرکٹ کا ایک میچ کرایا جو مربیان کے بیٹوں نے جیت لیا۔ حضور انور نے جیتنے والی ٹیم کے ساتھ ازراہ شفقت تصویر کھنچوائی اور پھر خود بھی کچھ وقت کے لئے کرکٹ کھیلی۔ دوران پکنک سارا وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ بے تکلفی کے ماحول میں ملاقاتیں فرماتے رہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 5 نومبر 2004ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم انجینئر نوید اطہر شیخ صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کی خالہ مکرمہ عزیزہ فردوس صاحبہ مورخہ 8 نومبر 2004ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔ مرحومہ مکرم صوفی شیخ مولا بخش صاحب آف لاہور (رفیق حضرت مسیح موعود) اور مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ آف مالیر کوٹلہ کی چھوٹی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی جہاں مورخہ 9 نومبر 2004ء کو بعد نماز فجر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی نے دعا کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ خلافت احمدیت سے انتہائی عقیدت رکھتی تھیں اور سلسلہ کیلئے بہت غیرت کا مظاہرہ کرتی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے دعا کریں۔

اعلان داخلہ

شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف کراچی نے درج ذیل کورسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بی اے آنرز (ii) ایم اے (اسلامک سٹڈیز) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 نومبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 21 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

زمین و آسمان کی تخلیق اور ارتقاء انسانی کی تاریخ

آسمان کیلئے جمع اور زمین کیلئے صیغہ واحد کا استعمال

پروگرام ملاقات 27 جنوری 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کیلئے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ جیسے لفظ السمٰوٰت ہے اور زمین کیلئے الارض واحد کا صیغہ ہے۔ اگر ہم گردوپیش دیکھیں تو ایک ہی آسمان کا تصور ہے۔ جبکہ زمینیں ایک سے زیادہ کہی جا سکتی ہیں۔ مثلاً ہماری زمین یا مریخ کی زمین۔ اس سوال کے جواب میں فرمایا:۔

اول تو آپ نے قرآن کریم کی طرف وہ بات منسوب کر دی ہے جو بعینہ اس طرح قرآن نے بیان نہیں فرمائی ایک ہی آسمان کہنا بالکل غلط بات ہے۔ Galaxies کا ایک اپنا آسمان ہے اور اتنی بے شمار Galaxies ہیں کہ آپ ان کا شمار نہیں کر سکتے۔ نئی نئی دریافتیں ہو رہی ہیں۔ تو وہ سب آسمان ہیں۔ سماء الدنیا کا ذکر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور سماء الدنیا سے مراد اس دنیا کے گرد جو فضائی نظام طبقہ بہ طبقہ موجود ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اسے ہم نے حفظ کے طور پر بنایا ہے تاکہ باہر سے آنے والے ستارے اجرام زمینی کو نقصان نہ پہنچا سکیں اور **شیطان مارد** میں وہ بھی آ جاتے ہیں جو ریز (Rays) ہیں جو ہمارے لئے خطرناک اور مضر ہیں اس نظام کو اس طرح گہرائی سے مطالعہ کریں تو حیرت انگیز ایک سماء کا تصور پیدا کرتا ہے جو سماء الدنیا کہلاتا ہے۔ میں نے اپنے دور کے پہلے جلسہ سالانہ میں علمی تقریر کا سلسلہ شروع کیا تھا اس میں یہی مضمون بیان کیا تھا کہ جو قرآن کریم نے ایک انصاف کا Absolute Justice (عدل) احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا ذکر کیا ہے یہ صرف انسانوں تک محدود نہیں ساری کائنات میں Absolute Justice (عدل) احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا مضمون جاری و ساری ہے اس حوالہ سے میں نے سماء الدنیا کا بھی ذکر کیا تھا اور اس میں وہ سائنسی حوالے دے کر تفصیل بیان کی ہے کہ کس طرح قرآن کریم نے ایک چھوٹے سے فقرے میں اتنی گہری حقیقتیں بیان کر دی ہیں جن کو ابھی تک سائنسدان پوری طرح اخذ نہیں کر سکے نہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ان کی باریکیوں کو ابھی تک سمجھ سکے ہیں۔ لیکن یہ بہرحال قطعی بات ہے کہ وہ **حفظا من کل شیطان مارد** کے مضمون کے پوری طرح قائل ہیں۔

اوزون ہول اور سماء الدنیا

اوزون ہول اگر ذرا سا بھی نارتھ پول کی طرف ہو جائے تو ساری دنیا کے اہل علم کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ ایک Hole تو ایک حصے سے تعلق رکھتا ہے اور جو ساری کائنات پہ طبقہ بہ طبقہ ہماری حفاظت کے انتظامات ہیں۔ یہ سب سماء الدنیا ہیں۔ تو یہ کہنا کہ ایک آسمان ملتا ہے بالکل غلط بات ہے اس آسمان کو بھی مختلف آسمانوں میں بانٹا گیا ہے اور وہ حوالہ دیتے ہیں کہ یہ فلاں آسمان ہے، یہ فلاں آسمان ہے، یہ فلاں آسمان ہے، اور پھر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ بہت سی ایسی Galaxies ہیں۔

زمین کے لئے واحد کا صیغہ

جہاں تک زمین کا تعلق ہے چونکہ انسان کو اس کی زمینی حیثیت یاد دلانے کی خاطر بار بار زمین اور اس کے گرد پھیلے ہوئے آسمانوں کے حوالے سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس لئے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ مگر یہ خیال کر لینا کہ یہ انسانی کلام تھا اور ایک ہی زمین کا تصور موجود تھا۔ یہ اسلئے غلط ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم دوسری جگہ فرماتا ہے کہ ہم نے سمٰوٰت پیدا کیا اور زمینیں بھی انہی کی طرح ہیں جتنے آسمان ہیں اتنی زمینیں پیدا کی ہیں۔ تو جس کلام نے اتنی وضاحت سے بکثرت زمینوں کا ذکر اپنے اپنے آسمان کے حوالے سے کر دیا ہے اس کے اوپر یہ اعتراض اٹھ ہی نہیں سکتا کہ آسمانوں کا ذکر تو جمع میں کر رہا ہے اور زمین کا ذکر واحد میں کر رہا ہے یہ زمین بھی آسمانوں کی طرح ہی اسی نسبت سے پیدا کی گئی ہے۔ والارض نہیں فرمایا و من الارض یعنی زمین از نوع زمین یہ لفظ بہت اہم ہے عربی محاورہ من الارض کا مطلب یہ ہے کہ از نوع زمین یعنی ویسی ہی پیدا کی ہیں جیسا کہ آسمان پیدا کئے ہیں اور یہ مراد نہیں ہے کہ آسمان جتنے ہیں اتنی ہی زمینیں۔ مطلب ہے ان کی مطابقت کے ساتھ، ان کے نظام سے ملتا جلتا نظام ہے۔

(روزنامہ الفضل 10۔ اکتوبر 2003ء)

پہلی تخلیق اور دوسری تخلیق

پروگرام ملاقات منعقدہ 27 جنوری 1995ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے سوال ہوا کہ عذاب قبر اور عذاب قیامت میں کیا فرق ہے۔ کیا عذاب دو دفعہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی قبر کے پاس سے گزر رہے تھے تو حضورؐ نے فرمایا اس قبر والے کو عذاب دیا جا رہا ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ نیک آدمی کے لئے جنت کی طرف ہوا کے لئے کھڑکی کھلتی ہے۔ اور جہنمی کیلئے جہنمی ہوا کے لئے قبر کے پہلو سے کھڑکی کھلتی ہے۔ ظاہری الفاظ میں یہ مضمون سمجھ نہیں آ سکتا۔ اگر ظاہر پر چسپاں کریں تو یہ ناممکن ہے کیونکہ جب قبر کھودی جاتی تو کچھ کے پہلو سے دو چار کھلی کھڑکیاں ملتیں جو جہنم کی ہوا کی خبر دے رہی ہوتیں اور کچھ ٹھنڈی جنت کی ہوا سے بہت مہکتی ہوئی اور پر لطف منظر پیش کرتی کھڑکیاں نظر آتیں۔

قبر اس درمیانی دور کو کہتے ہیں جس میں زندگی بہت لمبے ترقیاتی دور میں سے گزرے گی۔ یعنی روح کی زندگی مراد ہے اور رفتہ رفتہ وہ ارتقاء پذیر ہوتی ہوئی اس آخری مقام تک پہنچے گی کہ جب اللہ کی طرف سے جب صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک مکمل روحانی وجود کے طور پر اٹھ کھڑی ہوگی وہ جو روحانی وجود ہے وہ اس تمام عرصے میں جہنم میں سے گزر کے آیا ہے یا جنت میں سے گزر کر آیا ہے۔ اور اس کی مثال قرآن کریم نے بڑی عمدہ دے دی ہے کہ تمہاری پہلی تخلیق اور دوسری تخلیق سوائے نفس واحدہ کے طریق کے اور کسی طریق پر نہیں ہوگی ہر بچہ جب پیدا ہوتا ہے نفس واحدہ کے طور پر پیدا ہوتا ہے اس نفس واحد کے پیدا ہونے پر اگر ہم غور کریں کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ غور کرو کہ خدا تمہیں ارحام میں کیسی مختلف صورتیں دیتا ہے جیسے جیسے وہ چاہتا ہے۔

نفس واحدہ کی مثال اور پیدائش انسانی کا دور

اب یہ مضمون جو ہے نفس واحدہ والی آیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ جہنمی بچہ، ان معنوں میں کہ وہ بیمار ہے، ناسور لے کر پیدا ہو رہا ہے کئی قسم کی ظلمات میں پل رہا ہے اور ایسا بچہ بن رہا ہے جس کا اس دنیا میں آنا اس کے لئے مستقل عذاب کی شکل بن رہا ہے یہ بچہ پیدا ہونے کے بعد اچانک نہیں ایسا ہوگا۔ (جو پیدائش کا دور ماں کے پیٹ سے شروع ہوتا ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں) اس کے متعلق اللہ فرماتا ہے کہ دیکھو ہاں کچھ ایسے بچے ہیں جو درجہ بدرجہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی تخلیق میں نقائص رہ جاتے ہیں۔ اور وہ نقائص پیدائش سے پہلے چھپے رہتے ہیں اور پیدائش کے بعد اچانک دکھائی دینے لگتے ہیں۔ لیکن بچے کو کچھ نہ کچھ محسوس ضرور ہوتا ہے۔ ماں کو بھی محسوس ہونے لگتا ہے۔ بیمار بچہ جب پیٹ میں پرورش پا رہا ہو تو بیمار بچہ صحت مند بچے کی طرح نہیں ہوتا۔ کبھی اس کے سانس بند ہو رہے ہوتے ہیں کہیں ایک اور اس کو مصیبت پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ ماں کی ساری حمل کی زندگی بے قرار گزرتی ہے۔ اور جو صحت مند بچہ ہے اس کا ٹانگیں مارنا بھی ماں کو اچھا لگتا ہے اسکے انداز ہی مختلف ہیں تو یہ نو مہینے میں جو کچھ ہو گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طرح نو مہینے کے اندر اندر روح اتنی تیزی کے ساتھ ترقی کرے گی۔ ان سب ادوار سے گزر جائے گی۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود اسی آیت میں رکھ دیا ہے تمہاری پہلی تخلیق بھی اور تمہاری دوسری تخلیق بھی ہم مثل ہے اور اس تخلیق کو سمجھنے کیلئے ماں کے پیٹ میں بچے کی بدلتی ہوئی صورتیں دیکھو اور وہ صورتیں وہ نو مہینے میں گزر رہی ہیں لیکن پہلی تخلیق کا تصور پیش کر رہی ہیں جو ارب سال تک ہی پھیلا ہوا ہے اور اس تمام عرصے تک پھیلا ہوا ہے۔ جس میں زندگی نے جنم لیا اور مختلف ادوار سے یعنی حیواناتی حیات نہ کہ نباتاتی حیات کی بات کر رہا ہوں میں۔ وہ جس جس دور میں سے گزرتی ہے بچہ اس دور کی تصویر بنتا چلا جاتا ہے اور آغاز سے لے کر نو مہینے کے اندر وہ پہلے تمام دور کی تصویر کھینچ لیتا ہے یا اس کے اندر کی تصویریں یکے بعد دیگرے اس تیزی کے ساتھ گزر رہی ہیں کہ آپ اس کا تصور نہیں کر سکتے۔ مگر ان ادوار کی یاد کو وہ زندہ رکھے ہوئے ہے۔ اور ان ادوار کو پیش کرتا ہے۔

پیدائش کے نو ماہ اور انسانی ارتقاء کی تاریخ

اس ضمن میں نے ایک دفعہ غور کیا۔ ہمارے احمدی سائنسدانوں کا کام ہے کہ وہ اس پر ریسرچ کریں۔ کیا اس میں کوئی قابل تفکر نکتہ ہے کہ نہیں اگر ہم ڈاکٹری نقطہ نگاہ سے یہ معلوم کر لیں جیسا کہ اکثر ہو چکا ہے کہ آنکھ کس وقت پیدا ہونا شروع ہوتی ہے اور اس کو نو مہینے کے اندر کیا نسبت ہے دل کس وقت پیدا ہوتا ہے اور اس کو اس نو مہینے کے وقت کے اندر کیا نسبت ہے، تو اس پہلو سے آپ دیکھیں کہ نو مہینے کے دن بنائیں۔ اور دن کو چوبیس گھنٹے سے ضرب دیں۔ پھر اس چوبیس گھنٹے کے منٹ بنائیں پھر اس کے سیکنڈ بنائیں اور ان سے ضرب دیتے چلے جائیں اور پھر سیکنڈ کے لمحے بنا لیں اور اس کا انطباق کر دیں زندگی کے ارتقاء کی معروف تاریخ تک تو مجھے ایک دفعہ خیال

آیا کہ بعید نہیں کہ یہ تصویر اتنی تکمیل کے ساتھ اس پر پوری اترے کہ زندگی کے لمبے ارتقائی دور میں جب آنکھ بنی تھی اس کو آج سے لے کر اس زمانے سے جو نسبت ہے۔ ہوسکتا ہے ماں کے پیٹ میں آنکھ بننے کا عمل وہی نسبت رکھتا ہو، اور اس کے ارتقائی دور کی ہر منزل وقت کے لحاظ سے بھی وہ مناسبت رکھتی ہو یہ ایک تحقیق کے قابل مضمون ہے۔ لیکن جو تحقیق شدہ بات ہے وہ یہ ہے کہ زندگی دراصل بہت لمبے عرصے میں نشوونما پا کے اس منزل تک پہنچی ہے جسے ہم نو مہینے میں دیکھ لیتے ہیں تو نومہینہ بیچ کا ایک برزخی دور بیان کیا گیا ہے جو پہلے دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ بہت لمبا ہے اور آئندہ دور پر بھی روشنی ڈال رہا ہے کہ بہت لمبا ہوگا۔ چھوٹا نہیں ہوگا تو نو مہینے پر غور کرنے سے ہی تو ہم نے Evolution کی اربوں سال کی تاریخ معلوم کی۔ تو آئندہ دنیا کی بھی جب روح ترقی کرے گی اس کی اربوں سال کی تاریخ سامنے پڑی ہوگی۔

اس بات کا جو یہ استنباط ہے اس کی تائید میں قطعی قرآنی شہادت یہ ہے کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے تو آپس میں باتیں کریں گے کہ ہم کتنا عرصہ وہاں رہے۔ زمین پر ہم کتنا عرصہ رہے۔ تو کوئی کہے گا کہ ایک دن اور اس سے بھی تھوڑا۔ اور اللہ کہے گا کہ یہ بھی درست نہیں اس سے بھی بہت تھوڑا اب واقعہ یہ ہے کہ ایک زندگی کو ایک دن کے تھوڑے سے حصے سے جو نسبت ہے ان کے جی اٹھنے کی ان کے سابقہ جینے کے زمانے سے کم وبیش وہی نسبت ہوگی اور جتنی دور کی چیز ہو اتنی چھوٹی دکھائی دیتی ہے آپ کا بچپن اتنا لمبا گزرا آپ کو تو چند لمحوں میں گزرا ہوا دکھائی دیتا ہے اور ستارے بھی جتنے دور ہوتے چلے جاتے ہیں چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں زمانے کا بھی یہی حال ہے تو اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ تمہارا حشر نشر اتنی دیر بعد ہوگا کہ جب تم گزشتہ زندگی کا تصور کرو گے تو بہت بعید کے زمانے میں ایک چھوٹا سا نقطہ دکھائی دیگا۔ تو یہ سارے مضامین قرآن کریم نے کھول دیئے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 10 اکتوبر 2003ء)

یتامیٰ کی خبرگیری

جماعت میں یتامیٰ کی خبر گیری کا بڑا اچھا انتظام جاری ہے۔ اس کا نام یکصد یتامیٰ کی سکیم ہے۔ لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔ اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور جارہے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری یکصد یتامیٰ کمیٹی ربوہ)

خوفناک مقدمات میں راست گوئی کے بے نظیر نظارے

حضرت مسیح موعود کے انقلاب آفریں نگارشات قلم کا ایک ایمان پرور اقتباس جس میں آپ نے دعویٰ مسیحیت سے قبل کے تین عظیم الشان واقعات پر روشنی ڈالی ہے:۔

''میرے والد صاحب کے انتقال کے بعد مرزا اعظم بیگ صاحب لاہوری نے شرکاء ملکیت قادیان سے مجھ پر اور میرے بھائی مرحوم مرزا غلام قادر پر مقدمہ دخل ملکیت کا عدالت ضلع میں دائر کرادیا اور میں بظاہر جانتا تھا کہ ان شرکاء کو ملکیت سے کچھ غرض نہیں کیونکہ وہ ایک گم گشتہ چیز تھی جو سکھوں کے وقت میں نابود ہوچکی تھی اور میرے والد صاحب نے تن تنہا مقدمات کر کے اس ملکیت اور دوسرے دیہات کے بازیافت کے لئے آٹھ ہزار کے قریب خرچ وخسارہ اٹھایا تھا جس میں وہ شرکاء ایک پیسہ کے بھی شریک نہیں تھے۔ سو ان مقدمات کے اثناء میں جب میں نے فتح کے لئے دعا کی تو یہ الہام ہوا کہ اجیب کل دعائک الافی شرکائک یعنی میں تیری ہر یک دعا قبول کرونگا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔ سو میں نے اس الہام کو پا کر اپنے بھائی اور تمام زن ومرد اور عزیزوں کو جمع کیا جو ان میں سے بعض اب تک زندہ ہیں اور کھول کر کہہ دیا کہ شرکاء کے ساتھ مقدمہ مت کرو یہ خلاف مرضی حق ہے مگر انہوں نے قبول نہ کیا اور آخر ناکام ہوئے۔ لیکن میری طرف سے ہزار ہا روپیہ کا نقصان اٹھانے کے لئے استقامت ظاہر ہوئی۔ اس کے وہ سب جواب دشمن ہیں گواہ ہیں چونکہ تمام کاروبار زمینداری میرے بھائی کے ہاتھ میں تھا اس لئے میں نے بار باران کو سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور آخر نقصان اٹھایا۔

ازانجملہ ایک یہ واقعہ ہے۔ کہ تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے (دین) کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں (دین) کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا۔ اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی۔ اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کے رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرادیا۔ اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔ رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپورہ میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔ انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو جھوٹے گواہ دے کر بریت ہوجائے گی۔ ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں۔ **مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔** تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلاتوقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط ہے اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر سمجھتا تھا کہ ہر یک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے **محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔** میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے ئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا کیا کرنے لگا ہے۔ تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے۔

ازانجملہ ایک نمونہ یہ ہے کہ میرے بیٹے سلطان احمد نے ایک ہندو پر بدیں بنیاد نالش کی کہ اس نے ہماری زمین پر مکان بنالیا ہے اور مسماری مکان کا دعویٰ تھا اور ترتیب مقدمہ میں ایک امر خلاف واقعہ تھا جس کے ثبوت سے وہ مقدمہ ڈسمس ہونے کے لائق ٹھہرتا تھا اور مقدمہ کے ڈسمس ہونے کی حالت میں نہ صرف سلطان احمد کو بلکہ مجھ کو بھی نقصان تلف ملکیت اٹھانا پڑتا تھا۔ تب فریق مخالف نے موقعہ پا کر میری گواہی لکھ دی اور میں بٹالہ میں گیا اور بابو فتح الدین سب پوسٹ ماسٹر کے مکان پر جو تحصیل بٹالہ کے پاس ہے جا ٹھہرا۔ اور مقدمہ ایک ہندو منصف کے پاس تھا جس کا نام یاد نہیں رہا مگر ایک پاؤں سے وہ لنگڑا بھی تھا اس وقت سلطان احمد کا وکیل میرے پاس آیا کہ اب وقت پیشی مقدمہ ہے آپ کیا اظہار دینگے۔ میں نے کہا کہ وہ اظہار دونگا جو واقعی امر ہے اور سچ ہے۔ تب اس نے کہا کہ پھر آپ کے کچہری جانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں جاتا ہوں تا مقدمہ سے دستبردار ہو جاؤں سو وہ **مقدمہ میں نے اپنے ہاتھوں سے محض رعایت صدق کی وجہ سے آپ خراب کیا اور راستگوئی کو ابتغاء لمرضات اللہ مقدم رکھ کر مالی نقصان کو ہیچ سمجھا۔** یہ آخری دو نمونے بھی بے ثبوت نہیں۔ پہلے واقعہ کا گواہ شیخ علی احمد وکیل گورداسپور اور سردار محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی ہیں اور نیز مثل مقدمہ دفتر گورداسپورہ میں موجود ہوگی۔ اور دوسرے واقعہ کا گواہ بابو فتح الدین اور خود وکیل جس کا اس وقت مجھ کو نام یاد نہیں اور نیز وہ منصف جس کا ذکر کر چکا ہوں جو اب شاید لدھیانہ میں بدل گیا ہے۔ غالباً اس مقدمہ کو سات برس کے قریب گزرا ہوگا۔ ہاں یاد آیا اس مقدمہ کا ایک گواہ نبی بخش پٹواری بٹالہ ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 297 تا 300)

جلد سو جاتے

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال ضلع گورداسپور بیان کرتے ہیں کہ:۔

''میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود کو دیکھتا آیا ہوں۔ آپ کی عادت تھی کہ رات عشا کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح نداء ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لئے بیت الذکر میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے''۔

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 20)

ظفر اللہ کی یاد آوری

2003ء میں شائع ہونے والی اہم کتب میں ''سر ظفراللہ خان کی یادداشتیں'' بھی شامل ہے۔ یہ یادداشتیں چوہدری صاحب نے 1962ء اور 1963ء کے دوران جب وہ جنرل اسمبلی کے پریذیڈنٹ تھے کولمبیا یونیورسٹی کے پروفیسر ولکاکس اور پروفیسر ایمبری کو بطور انٹرویو ریکارڈ کروائی تھیں۔ ان یادداشتوں کو کولمبیا یونیورسٹی کی اجازت سے ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا اور اورینٹل پبلشرز ٹورانٹو نے چھاپا ہے۔ اس کتاب پر لاہور کے فرائیڈے ٹائمز میں مشہور کالم نگار خالد حسن مقیم نیویارک نے جو کالم فرائیڈے ٹائمز لاہور مورخہ 15 تا 21 اگست 2003ء میں لکھا ہے اس کا ترجمہ قارئین الفضل کے لئے درج ذیل ہے۔

(حضرت) چوہدری ظفراللہ خان کی یادداشت غضب کی تھی یہاں تک کہ ذوالفقار علی بھٹو سے بھی زیادہ ''فوٹوگرافک'' یادداشت تھی۔ ان کی بے پناہ یادداشت کے بارہ میں میں نے ایک دوست سے حال ہی میں جو بات سنی ہے وہ یوں ہے کہ ایک دوست نے ان سے ایک خط لکھوانا تھا اس دوست نے ایک کاغذ پر مکتوب الیہ کا پورا پتہ لکھ رکھا تھا وہ اس نے چوہدری صاحب کو دیا۔ چوہدری صاحب نے ایک بار سرسری نظر سے وہ کاغذ دیکھ کر اس دوست کو واپس کر دیا۔ وہ دوست بہت مایوس ہوا اس نے کہا میں نے پتہ آپ کو اس لئے دیا تھا کہ آپ اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں گے مگر آپ نے پتہ واپس کر دیا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا میں نے ایک بار دیکھ جو لیا ہے اب کاغذ اپنے پاس رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور واقعی چوہدری صاحب ایک بار دیکھنے کے بعد چیزوں کو یاد رکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ان کا ذہن کیمرہ کی طرح تھا۔ ضرورت کے وقت وہ باتوں کو مستحضر کر سکتے تھے۔

1962-63ء میں جب چوہدری ظفراللہ خان صاحب جنرل اسمبلی کے صدر تھے، کولمبیا یونیورسٹی والوں نے اپنے شعبہء تاریخ زبانی کے پروگرام کے تحت ان کے ساتھ طویل گفتگو ریکارڈ کروائی تھی۔ یہ گفتگو غیر شائع شدہ صورت میں کولمبیا یونیورسٹی کے محفوظ ریکارڈ میں پڑی تھی۔ اگرچہ اس دوران ایک نام نہاد پاکستانی تاریخ دان نے اس گفتگو کے بعض حصوں کو کولمبیا والوں کے حوالہ اور ان کی اجازت کے بغیر اپنے لئے ہوئے انٹرویوز کی صورت میں شائع کر دیا تھا مگر اب اوساکا اور اپسالا یونیورسٹی کے سابق پروفیسر پرویز پروازی نے اس گفتگو کا سارا ریکارڈ کولمبیا والوں سے حاصل کیا اور ان کی سعیٔ مشکور سے وہ اردو ترجمہ کی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ سب کچھ کولمبیا یونیورسٹی والوں کی اجازت سے ہوا ہے اور یہ چیز اس کے استناد کی دلیل بھی ہے۔ یہ انٹرویوز مشہور تاریخ دانوں پروفیسر وائین ولکاکس اور پروفیسر ایمبری نے لئے تھے اور ظفراللہ نے یہ سب کچھ اپنی یادداشت کے زور پر بیان کیا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ انہوں نے کیسی کیسی تفصیلات اپنی یادداشت کے زور پر کھود نکالی ہیں حالانکہ وہ واقعات برسوں پہلے وقوع پذیر ہوئے تھے بلکہ بعض پر تو نصف صدی گزر چکی ہے۔

پروفیسر کے عزیز نے جو پاکستان کے واحد سچے تاریخ دان ہیں، ظفراللہ کے بارہ میں کہا ہے کہ ''انہوں نے عمر بھر اپنے ملک کی پورے خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ سچی خدمت کی۔ اور اس تحریک کی خدمت میں بھی مصروف رہے جس کی کوشش سے پاکستان وجود میں آیا۔ اب ہم پاکستانی مسلمانوں نے اپنے مذہب سے تو انہیں نکال باہر کیا ہے مگر ہمیں ان کو اپنے ذہنوں سے محو نہیں کر دینا چاہئے کیونکہ جو قومیں اپنے عظیم آدمیوں کو فراموش کر دیتی ہیں ان میں عظیم لوگ پیدا ہونا ہی بند ہو جاتے ہیں۔

میں سیالکوٹ میں پلا بڑھا اس لئے مجھے سیالکوٹی ہونے کے ناتے سے چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے ساتھ اقبال اور فیض کی طرح خاص تعلق محسوس ہوتا ہے۔ میں ان سے صرف ایک بار ملا۔ میں پاکستان ٹائمز کے رپورٹر کی حیثیت میں بزم اقبال گورنمنٹ کالج لاہور میں ان کی تقریر کی رپورٹنگ کرنے کے لئے گیا تھا۔ اس وقت سے میں ان لوگوں میں شامل ہوں جو ان کے نام کو انگریزی میں صحیح ہجوں کے ساتھ لکھتے ہیں یعنی ظفراللہ کے آخر میں ''ہ'' نہیں ڈالتے کیونکہ ظفراللہ خود اپنے نام کے ہجے اسی طرح کرتے تھے۔

اس الزام کا جواب دیتے ہوئے کہ ''مسلم لیگ انگریزوں کی قائم کردہ جماعت تھی اور مطالبۂ پاکستان کے پیچھے بھی انگریزوں کا ہاتھ تھا''۔ ظفراللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ یہ بے بنیاد الزام ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ لیبر پارٹی جو 1945ء میں برسراقتدار آئی مسلم لیگ کے حق میں ہی نہیں تھی بلکہ اس کی ہمدردیاں کانگریس کے ساتھ تھیں۔ ایٹلی نے آخر تک سر توڑ کوشش کی کہ کسی طریق سے ہندوستان کی تقسیم رک جائے۔ اور کیبنٹ مشن اسی خاطر تو بھیجا گیا تھا۔ چوہدری رحمت علی کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ظفراللہ نے کہا ہے کہ وہ انہیں ان کے اسلامیہ کالج اور لاء کالج لاہور کے طالب علمی کے زمانہ سے جانتے تھے۔ ان کا کارنامہ صرف یہ ہے انہوں نے پاکستان کا نام وضع کیا (اگرچہ اسلم خٹک جو کیمبرج کے زمانہ سے ان کے ساتھ تھے اس بات کو تسلیم نہیں کرتے)۔ وہ خیالی دنیا میں رہتے تھے عملی باتوں سے انہیں کوئی سروکار نہیں تھا ان کے نزدیک (پاکستان کا مطلب یہ تھا) کہ ہندوستان میں رہنے والا ایک ایک مسلمان پاکستان منتقل ہو جائے۔ جب ظفراللہ نے ان سے پوچھا کہ اس عظیم ہجرت اور بعد کی بحالی پر جو خرچ ہوگا اس کا انتظام کون کرے گا؟ تو رحمت علی نے جواب دیا۔ ''ہمیں ہی کرنا پڑے گا اور کون کرے گا''۔ جون 1947ء میں جب پاکستان کے قیام کا اعلان ہو گیا تو چوہدری رحمت علی نے قائداعظم پر جو سب وشتم کی وہ باقی سب لوگوں نے مل کر بھی نہیں کی ہوگی۔ انہیں یہ شکوہ تھا کہ قائداعظم نے ''رحمت علی کے نظریۂ پاکستان کا ستیاناس کر دیا ہے''۔

جب ان سے قائداعظم کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ظفراللہ نے کہا اگر پاکستان کو کسی فرد واحد کی کوششوں کا مرہون منت قرار دیا جا سکتا ہے تو اس میں ننانوے فیصد حصہ قائداعظم کا ہے۔ وہ اپنے دل کا حکم ماننے کی بجائے ہمیشہ اپنے ذہن کا کہنا مانتے تھے۔ پاکستان ان کی سرگرمیوں کا واحد مرجع تھا۔ اور دوسری باتوں میں دلچسپی دکھانے کے لئے ان کے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا۔ وہ وفاداری اور قربانی کے خواہاں تھے اور جس میں انہیں یہ کچھ نہیں ملتا تھا وہ اس سے کبھی درگزر نہیں کرتے تھے۔ وہ فرض کے ساتھ مکمل وابستگی کا مجسمہ تھے مگر وہ ہمدردی کے خوگر نہیں تھے انہوں نے کبھی کسی کو ہمدردی دکھانے کا موقع ہی نہیں دیا۔ انہوں نے اس قسم کی چیزوں کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی۔

ظفراللہ نے بھارت کے اس دعویٰ کی قلعی بھی کھول دی ہے جو ہمیشہ یو این او میں دہراتا رہتا تھا کہ یہ پاکستان کا قصور تھا کہ اس نے کشمیر سے اپنی فوجیں نکالنے سے انکار کر دیا تھا۔ ظفراللہ کے کہنے کے مطابق جب 1949ء کے اوائل میں یو این کمیشن دہلی میں اکٹھا ہوا تو اس نے پاکستان سے پوچھا کہ کیا وہ اپنی فوجیں آزاد کشمیر سے مکمل طور پر نکالنے کو تیار ہے؟ پاکستان نے اثبات میں جواب دیا۔ بھارت کے ذمہ تھا کہ وہ اپنی فوجوں کا معتد بہ حصہ کشمیر سے نکال لے گا۔ بھارت والوں نے کہا وہ اپنی فوجوں کا معتد بہ حصہ کشمیر سے نکالنے کو تیار ہیں مگر اس پروگرام کو ابھی ان کے کمانڈر انچیف ملاحظہ نہیں کر سکے کیونکہ وہ کچھ دنوں کے لئے دارالحکومت سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ جب وہ دہلی میں واپس تشریف لائے تو وزیراعظم دہلی سے غائب ہو گئے اس طرح تاخیر ہوتی چلی گئی۔ آخر کار جب بھارت نے وہ پلان کمیشن کو پیش کیا تو ساتھ ہی شرط لگا دی کہ یہ پلان پاکستان کو دکھایا جائے نہ سیکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائے۔ اس صورتحال سے کمیشن اور پاکستان دونوں کے لئے بڑی مشکل پیدا ہو گئی۔ سیکیورٹی کونسل کے منظور کردہ ریزولیوشن کے مطابق وہ قبائلی جو کشمیر میں داخل ہوئے تھے کب کے کشمیر سے نکل چکے تھے اور کمیشن اس کی تصدیق کر چکا تھا۔ اگر اس وقت امن کا کوئی متفقہ منصوبہ طے کر لیا جاتا تو بھارتی فوجوں کے معتد بہ حصہ کے ساتھ ساتھ پاکستان کی ساری فوجیں کشمیر سے نکل جاتیں۔ استصواب کے لئے مقرر کئے گئے ایڈمنسٹریٹر اپنا کام شروع کر دیتے اور استصواب ہو جاتا مگر ایسا ہونا تھا نہ ہوا۔ لہذا سیکیورٹی کونسل کی اس ناکامی کا ذمہ دار پاکستان ہرگز نہیں۔ بھارت کسی صورت میں کشمیر کو ہاتھ سے دینے پر تیار نہیں تھا کیونکہ وہ اس کے بڑے حصہ پر قبضہ جما چکا تھا۔

ایک اور بات جس پر ظفراللہ نے زور دیا ہے یہ ہے کہ یہ صدر ٹرومین تھے جنہوں نے سیکیورٹی کونسل کو فلسطین کی تقسیم قبول کرنے پر مجبور کیا اور اسرائیل وجود میں آ گیا۔ روس نے اس کی اس لئے تائید کی کہ اس طرح عرب ریاستوں اور امریکہ کے مابین مستقل رخنہ پیدا ہو جائے گا۔ حال ہی میں ٹرومین کی دریافت شدہ ڈائری میں یہودیوں کے بارہ میں بعض تلخ باتیں لکھی ہوئی ملی ہیں مگر اس وقت وہ ان کو نظرانداز نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اسے اس سال صدارتی انتخاب کا سامنا تھا اور اسے یہودیوں کے ووٹ کی ضرورت تھی۔

یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ پاکستان کے دو عظیم فرزندوں، ظفراللہ خان اور پروفیسر عبدالسلام کو وہ مقام احترام حاصل نہیں ہو سکا جس کے وہ دوسروں سے بڑھ کر مستحق تھے۔ صدر پرویز مشرف کو اس کا مداوا کرنا چاہئے۔ (ترجمہ: ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب)

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے- ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں- اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں- بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے- اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے- یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے- اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں-

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

بشریٰ ظفر صاحبہ

میری آپا جان مکرمہ حیدرہ بیگم صاحبہ

ہماری پیاری آپا جان مکرمہ حیدرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد سعید صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ جو رشتہ میں میری خالہ اور ساس بھی تھیں مورخہ 23 اور 24 جولائی 2004ء کی درمیانی شب ہمیں داغ مفارقت دے گئیں اور خالق حقیقی سے جاملیں۔

آپ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور ہمارے خاندان کے لئے دعاؤں کا خزانہ تھیں۔

مرحومہ سے محبت اور پیار کا یہ عالم تھا کہ خاندان میں تقریباً ہر فرد آپ کو ''آپا جان'' کے لقب سے یاد کرتا تھا۔ ہماری آپا جان بے بہا خوبیوں کی مالک تھیں۔ نہایت عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہنتیں۔ مزاج کا ایک خاص رنگ لئے ہوئے تھیں۔ غریبوں کے ساتھ حسن سلوک کرتیں اور ہمیشہ ان کی مالی امداد کرتیں۔

مرحومہ بے حد صابر و شاکر تھیں۔ قناعت کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ اکثر پاکستان بننے کے واقعات سناتے ہوئے آبدیدہ ہوتیں کہ کس طرح کسمپرسی کے ساتھ پاکستان میں آئے تھے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے کس قدر نوازا۔ اس کی ہمیشہ شکر گزار رہتیں۔

مرحومہ بہت مہمان نواز تھیں اور جب بھی کوئی مہمان ہمارے گھر آتا کہتیں کہ اللہ کی رحمت آ گئی۔ مہمانوں کی تواضع کا خاص خیال رکھتیں اور اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کی۔ احمدیت کے ساتھ آپ کو بہت لگاؤ تھا۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بڑے شوق سے دیکھتیں۔ حضور کے خطبات کا خاص طور پر خیال رکھتیں اور اہتمام کے ساتھ سنتیں۔

نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم کا خاص طور پر خیال رکھتیں۔ آنکھوں کے آپریشن سے قبل نماز فجر کے بعد باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتیں۔

مرحومہ کا میرے ساتھ محبت کا ایک خاص تعلق تھا۔ ہمیشہ ہر بات Share کرتیں۔ خاکسارہ کے پہلے بیٹے اور دوسرے بیٹے کے درمیان ایک سال کا وقفہ تھا تو خاکسارہ سے دو چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال میں مشکل دیکھ کر آپ نے پہلے بیٹے کو خود سنبھالا حتیٰ کہ اس کی ہر چھوٹی چھوٹی ضرورت کا خیال رکھتیں بلکہ اسے اپنا بیٹا کہتیں۔ اس کی تعلیم اور بعد میں اس کی ملازمت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتیں اور پھر خود اپنی پسند سے اس کی شادی کی اب اس کے بچوں کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا کرتیں۔

مرحومہ اطاعت خاوند کا حد درجہ خیال رکھتیں کوئی بھی کام خالو جان سے پوچھے بنا نہ کرتیں۔ حتیٰ کہ ذیابیطس کی وجہ سے آپ کو دوپہر میں جلد بھوک لگ جاتی لیکن خالو جان کے دفتر سے آنے کا ضرور خیال رکھتیں۔ ان کے آنے پر پہلے انہیں کھانا دلواتیں پھر خود کھانے کو بیٹھتیں۔ آپ کو مختلف عوارض جن میں ذیابیطس، بلڈ پریشر اور ہارٹ ٹربل تھے لیکن بیماری کے شدید ایام میں بھی آپ نے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ہر محتاجی سے بچنے کی دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کی دعا اس حیرت انگیز طریقے سے پوری کی کہ بیماری کی شدتوں سے بھی اللہ تعالیٰ آپ کو معجزانہ شفا عطا کرتا رہا اور بلاوے کی رات 23 اور 24 جولائی 2004ء کی درمیانی شب سونے سے پہلے ہمارے ساتھ بالکل تندرست حالت میں اور بظاہر بالکل صحت سے باتیں کرتی رہیں اور پھر سوگئیں۔ رات 12 بجے کے قریب نیند سے بیدار ہوئیں اور دل کے مقام پر درد کی شکایت کی فوری طور پر ایمبولینس بلوائی گئی اور فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ہماری پیاری آپا جان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار بیٹوں اور دو بیٹوں سے نوازا۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد سلیم صاحب چوہدری آف انگلینڈ، مکرم محمد ظفر صاحب حال مقیم کینیڈا اور مکرم محمد نسیم صاحب تبسم مربی سلسلہ کراچی اور خاکسارہ کے داماد اور مرحومہ کے پوتے مبارک احمد صاحب چوہدری انگلینڈ سے پہنچ رہے تھے اس لئے میت کو دو دن کے لئے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد Cold Storage میں رکھا گیا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے باہر سے آنے والوں کو سیٹیں مل گئیں اور وقت پر سب پہنچ گئے۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم محمد نعیم صاحب طاہر کوئٹہ میں تھے وہ بھی نماز جنازہ سے پہلے پہنچ گئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اور تدفین 25 جولائی 2004ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر ہوئی۔ مرحومہ کی وفات پر دور دور سے رشتہ دار اور غیر رشتہ دار تشریف لائے اور بعض نے ٹیلی فون کے ذریعے اظہار تعزیت کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اور ہمیں دلاسہ دیتے رہے۔ اور دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین

چھینکوں کی الرجی

ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ

لیکسس .... چھینکوں کی الرجی میں جسے Hay Fever کہتے ہیں، چوٹی کی دوا ہے۔ اگر الرجی موسم بہار میں ہو تو لیکسس کو اولین حیثیت دینی چاہئے''۔ (صفحہ:723)

انعام الحق چوہدری صاحب

میرے والد مکرم چوہدری ارشاد الحق صاحب

خاکسار کے والد محترم چوہدری ارشاد الحق صاحب قادیان کے پاس ایک گاؤں نبی پور میں 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا ایک زمیندار گھرانے سے تعلق تھا آپ انڈین برٹش آرمی میں رہ چکے تھے۔ اس لئے آپ کو زمینداری سے زیادہ لگاؤ نہ تھا۔

آپ کے والد نے 1932ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی چونکہ آپ کے والد اپنے خاندان میں سے اکیلے احمدی ہوئے تھے اس لئے سب نے شدید مخالفت کی۔ آپ کے والد مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قادیان آ گئے اور یہیں سکونت اختیار کر لی۔

آپ دوسری عالمی جنگ میں شامل رہے جب جرمن اور جاپان کی جنگ ہو رہی تھی آپ اس وقت برما کے محاذ پہ جنگ میں شامل تھے۔ پاکستان بننے کے بعد پاکستان آرمی میں شمولیت اختیار کر لی۔ 1965ء، 1971ء کی جنگوں میں آپ نے حصہ لیا اس سلسلے میں آپ کو اعزازی تمغوں سے بھی نوازا گیا پھر آپ 1973ء میں ریٹائرڈ ہوگئے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ اور آپ کے بھائی مکرم انوار الحق چوہدری صاحب اور ہمشیرہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ پاکستان آ گئے آپ کے بھائی انوار الحق چوہدری صاحب دفتر امور عامہ ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور باقی فیملی کے ممبر قادیان رہ گئے۔ ان میں آپ کی والدہ محترمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم درویش قادیان آپ کی بہنوں میں سعیدہ صاحبہ، مسعودہ صاحبہ، جمیلہ صاحبہ اور بھائیوں میں جلال دین نیر صاحب، نوردین چوہدری صاحب، صلاح الدین چوہدری صاحب شامل ہیں۔ آپ کے بھائی جلال دین نیر صاحب دفتر نظارت بیت المال قادیان میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور نوردین چوہدری صاحب جرمنی میں بطور صدر جماعت خدمات انجام دیتے رہے ہیں غرض آپ کا خاندان کسی نہ کسی رنگ میں جماعت میں اپنی خدمات پیش کئے ہوئے ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نمازوں میں باقاعدہ تھے اور تہجد بھی ادا کرتے تھے آپ نہایت مخلص احمدی مہمان نواز، رحم دل اور بہت ہنس مکھ شخصیت کے حامل تھے کبھی کسی کو آپ سے شکوہ و شکایت نہ تھی اور نہ کسی کو آپ سے ناراض ہوتے دیکھا، کوئی بھی آپ سے ملتا تو خوشی کا اظہار کرتا۔ ملازمت کے دوران آپ کو شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ مگر آپ بہت دلیری سے کہتے کہ میں احمدی ہوں۔ آپ کو اس حد تک جماعت احمدیہ سے عشق تھا اور خلافت احمدیہ سے محبت تھی کہ اس بات کا اظہار ان کی دلیری سے مخالفین کو جواب دینے سے ظاہر تھا۔ آپ کی شادی محترمہ امۃ الرشید صاحبہ بنت مکرم خواج دین صاحب مرحوم سے 1958ء کو ہوئی آپ کی اولاد میں 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے ہیں۔ بیٹیوں میں امۃ الوحید صاحبہ آف کینیڈا، امۃ الناہید صاحبہ، امۃ القدوس صاحبہ، عابدہ ارشاد صاحبہ، امۃ الحئی آف لندن، عطیۃ الخبیر صاحبہ آف امریکہ اور بیٹوں میں شمس الحق چوہدری صاحب اور خاکسار انعام الحق چوہدری ہیں۔

آپ 29 جون 2004ء کو سہ پہر 3 بجے ہم سے جدا ہوئے ہم ایک محبت اور شفقت کرنے والے وجود سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے اور آپ کی اہلیہ امۃ الرشید صاحبہ اور اولاد کو صبر جمیل دے۔ آمین

دجال کی آمد

پروفیسر محمد یحیٰ لکھتے ہیں:۔

دجال اسلامی دنیا سے مشرق کی جانب واقع کسی علاقے سے آئے گا۔ (ہندوستان اسلامی بلاک کے مشرق میں ہے) وہ پہلے نبوت اور بعد میں خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے پاس بے پناہ طاقت اور قوت موجود ہوگی خوراک کے بڑے ذخائر بارش برسانے اور نہ برسانے پر کنٹرول اندھوں کو بینا کرنے، بیماروں کو تندرست بنانے اور مردوں کو زندہ کرنے کی صلاحیت موجود ہوگی۔ حضرت عیسیٰ کے معجزات سے ملتے جلتے کام کرے گا۔ اسے مسیح دجال (جھوٹا مسیح) اسی لئے کہا جاتا ہے۔ اس کی سواری کا گدھا ایسا ہوگا کہ فاصلہ ہوگا۔ (ہوائی جہاز کے دونوں پر لمبے کانوں سے مشابہ ہیں، ان کے درمیان باڈی چالیس ہاتھ چوڑی ہوگی۔ یہ دیو قامت جہاز کا نقشہ ہے) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (ک ف ر) لکھا ہوگا جس کی پہچان ان پڑھ مسلمانوں کو بھی ہو جائے گی۔ اسرائیل نے اپنے بنائے ہوئے ایک طیارے کا نام کے آیف آر رکھا ہوا ہے۔

اس کے پر فریب شعبدے دیکھ کر سب سے پہلے عورتیں پھر خوارق کے شیدا مسلمان مرد اس کے دجال میں گرفتار ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا بڑا حصہ اس کے جھوٹے دین میں داخل ہو جائے گا۔ جو لوگ اسے خدا مان لیں گے ان کو دنیا میں بہت نعمتیں ملیں گی۔ یہ ایسا زبردست فتنہ ہوگا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہر نماز کے بعد مسیح دجال کے فتنے سے بچنے کی دعا کی تلقین فرمائی ہے۔

(روزنامہ پاکستان 23 ستمبر 2001ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر **39569** میں سردار محمد اقبال خان دریشک قوم دریشک پیشہ زمیندارہ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی اللہ داد خاں دریشک کوٹلہ چندہ ضلع راجن پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ دو ایکڑ نہری زرعی اراضی واقع موضع کوٹلہ جندہ ضلع راجن پور اندازاً قیمت موجودہ -/200000 روپے۔ 2۔ 12 کنال بارانی رقبہ اقع محمد پور گم والا ضلع راجن پور -/15000 روپے۔ 3۔ 12 ایکڑ غیر آباد واقع کوٹلی نصیر ضلع راجن پور -/15000 روپے۔ 4۔ ایک ایکڑ رقبہ غیر آباد واقع کوٹلی نصیر ضلع راجن پور اندازاً موجودہ قیمت -/1300 روپے۔ اور مبلغ -/16000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سردار محمد اقبال دریشک گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد پسر موصی ولد سردار محمد اقبال خان دریشک بستی اللہ داد کوٹلہ جندہ راجن پور گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ خان دریشک ولد محمد افضل خاں دریشک راجن پور

مسل نمبر **39570** میں عبدالحمید دریشک ولد منظور احمد دریشک قوم دریشک پیشہ کریانہ سٹور میں ملازم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی اللہ داد کوٹلی جندہ ضلع راجن پور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی 3 کنال واقع کوٹلہ جندں ضلع راجن پور اندازاً قیمت -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت ملازم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبدالحمید دریشک گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد دریشک ولد منظور احمد امان اللہ لوہار نزد فائر بریگیڈ راجن پور گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ دریشک ولد محمد الفضل امان اللہ لوہار راجن پور

مسل نمبر **39571** میں ڈاکٹر سجاد احمد ولد غلام محمد قوم اعوان پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹلہ لالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 روپے ماہوار بصورت ہومیو ڈاکٹر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 17-9-04 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ڈاکٹر سجاد احمد گواہ شد نمبر 1 ذیشان احمد وصیت نمبر 37455 گواہ شد نمبر 2 ملک نور احمد ولد ملک غلام احمد برادر موصی

مسل نمبر **39572** میں رانا محمد آصف قمر ولد رانا محمد علی قوم راجپوت پیشہ وکالت عمر بیعت پیدائشی احمدی ساکن شورکوٹ کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 15-8-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان واقع وارڈ نمبر 3 شورکوٹ کینٹ برقبہ تقریباً 14 مرلے -/300000 روپے۔ 2۔ پلاٹ واقع ترنول راولپنڈی نزد احمد باغ رقبہ 10 مرلے -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2200+3000 روپے ماہوار بصورت پینشن + وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد رانا محمد آصف قمر گواہ شد نمبر 1 رانا محمد اکرم وصیت نمبر 27533 گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد شہزاد وصیت نمبر 34132

مسل نمبر **39573** میں چوہدری طاہر نوید ولد چوہدری خادم حسین قوم راجپوت پیشہ دکانداری تجارت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان 200 گلی رحمٰن محلّہ شیخ لاہوری ضلع جھنگ صدر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری طاہر نوید گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد منظور مربی سلسلہ وصیت نمبر 34133 گواہ شد نمبر 2 نسیم احمد ولد ناصر احمد مکان نمبر 605 بنک والی جھنگ بازار جھنگ صدر

مسل نمبر **39574** میں چوہدری سلیم احمد ولد چوہدری رشید احمد قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لجنہ کوارٹرز ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کمپیوٹر 1 عدد مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلیم احمد ولد رشید احمد لجنہ کوارٹرز ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری رشید احمد ولد چوہدری محمد خاں ربوہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری عبدالرزاق 9/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

مسل نمبر **39575** میں صالحہ رحمٰن بنت چوہدری رفیع احمد طاہر قوم جٹ ہنڈل پیشہ تعلیم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/1 دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ صالحہ رحمٰن بنت چوہدری رفیع احمد طاہر 10/1 صدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محفوظ الرحمٰن ولد چوہدری عنایت اللہ 10/1 صدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رفیع احمد طاہر ولد محفوظ الرحمٰن 10/1 صدر شمالی ربوہ

مسل نمبر **39576** میں لطف الرحمٰن فاروق ولد میاں خوشی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت صدر انجمن عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹرز لجنہ دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلے واقع طاہر آباد میں نصف حصہ مالیتی -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5241+600 روپے ماہوار بصورت ملازمت + کرایہ مکان مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لطف الرحمٰن فاروق ولد میاں خوشی محمد لجنہ کوارٹرز صدر جنوبی ربوہ گواہ شد نمبر 1 سیف الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن 25/19 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 حبیب الرحمٰن ولد میاں خوشی محمد 25/19 علوم غربی ربوہ

مسل نمبر **39577** میں مبارکہ بیگم زوجہ رشید الدین قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 24/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 6-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیور وزنی ساڑھے چار تولے مالیتی -/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مبارکہ بیگم زوجہ رشید الدین 24/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 ملک چراغدین ولد اللہ دتہ 24/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 2 رشید الدین ولد ملک چراغدین 24/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ

مسل نمبر **39578** میں نبیلہ صادق بنت محمد صادق قوم احمدی پیشہ تعلیم عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 45/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نبیلہ صادق بنت محمد صادق 45/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبدالحکیم ولد حاجی محمد عبداللہ 51/22 دارالرحمت شرقی الف ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد پرویز خالد ولد میاں خوشی محمد 47/21 دارالنصر وسطی ربوہ

مسل نمبر **39579** میں شاہد اقبال ولد رشید احمد قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/24 دارالرحمت شرقی الف ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد اقبال ولد رشید احمد 12/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ساجد ولد میاں نواب دین 25/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل کھوکھر ولد محمد اسماعیل 17/24 دارالرحمت شرقی ب ربوہ

مسل نمبر **39580** میں اعجاز احمد طاہر ولد نثار احمد طارق قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 25/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اعجاز احمد طاہر ولد نثار احمد طارق 25/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ گواہ شد نمبر 1 فضل احمد ساجد ولد گواہ شد نمبر 2 حافظ ناصر احمد آصف ولد نثار احمد طارق 25/25 دارالرحمت شرقی ب ربوہ

Cough Saroor کف سرور
بچوں اور بڑوں میں خشک اور بلغمی کھانسی کیلئے
بفضل خدا بے حد مفید قیمت۔ 20/10 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 213698

Woodsy... Chiniot
Furniture®
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنا دے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot.
Mobile:0320-4892536
URL:www.woodsy.biz
E_mail:salam@woodsy.biz

تقریب شادی

☆ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم حافظ مظہر احمد طیب مربی سلسلہ کی تقریب شادی 20 نومبر 2004ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے نمائندے کے طور پر مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے شرکت فرمائی۔ 20 نومبر کو بعد عصر محترم میاں صاحب کی سرکردگی میں دعا کے بعد بارات خاکسار کے گھر سے ایوان محمود پہنچی جہاں محترم میاں صاحب موصوف نے رخصتی کی دعا کروائی۔ اگلے روز 21 نومبر کو 4 بجے شام لان تحریک جدید میں دعوت ولیمہ میں مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس موقع پر بھی مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔ دعوت ولیمہ میں ربوہ اور بیرون ربوہ سے بزرگان اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ بعض غیر از جماعت معززین بھی تشریف لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں 28 نومبر 2003ء کو عزیزم مظہر احمد کے نکاح کا اعلان عزیزہ سبوحی عنبر صاحبہ کے ساتھ فرمایا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ بہت بابرکت فرمائے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

مکان برائے فروخت

ایک مکان برلب سڑک دارالصدر غربی حلقہ لطیف دو کنال پر مشتمل ہے۔ ہر سہولت سے آراستہ۔ مناسب قیمت پر برائے فروخت ہے۔

فوری رابطہ: رائے کاشف عباس بھٹی فون: 04524-214196

منافع بخش کاروبار

☆ ایسے دوست جن کے پاس 15 سے 20 ہزار روپیہ ہے ان کے لئے نظارت صنعت وتجارت نے ایک نئے منافع بخش کاروبار کی Feasibility تیار کی ہے۔ خواہش منداحباب نظارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور نے ملٹی میڈیا آرٹس میں ماسٹرز پروگرام آفر کیا ہے درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 27 نومبر 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 21 نومبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔نومبر 2004ء	
طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	11:55
وقت عصر	3:34
غروب آفتاب	5:08
وقت عشاء	6:33

امپورٹڈ کراکری

واٹرسیٹ، ٹی سیٹ، ڈنرسیٹ، ماربل، چینی سیٹ
نیز پلاسٹک ڈنرسیٹ کی دیدہ زیب ورائٹی دستیاب ہے۔

پاک کراکری سٹور

گول بازار ربوہ فون: 04524-211007

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

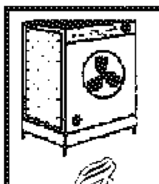

5114822
5118096
5156244
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
پرانے کولر اینڈ گیزرز کی ریپئرنگ بھی کی جاتی ہے
1-B-16-265، کالج روڈ
نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
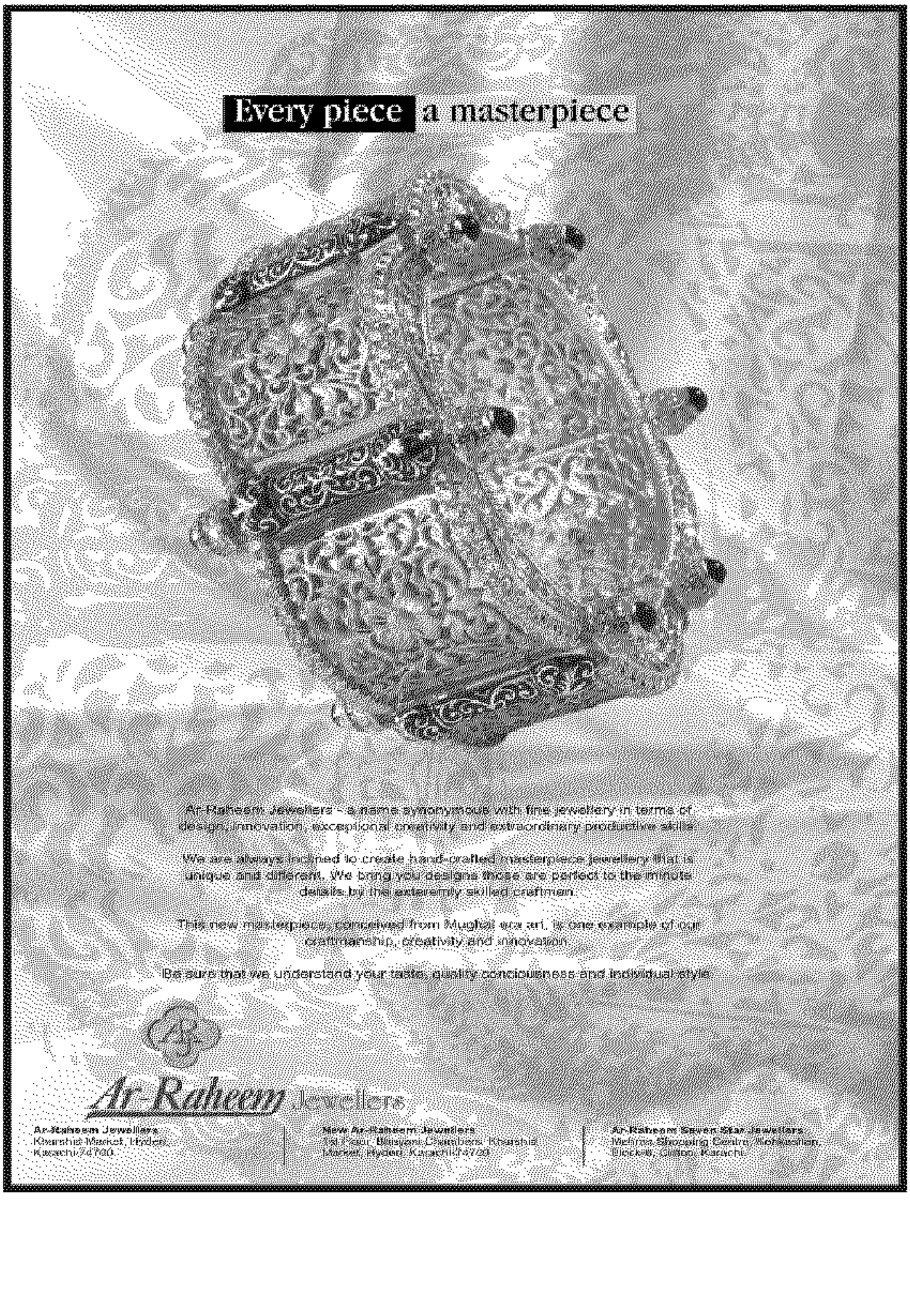
C.P.L 29